4923CH12

سبق - 12

بے وقوف کہیں کے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ راجا بھوج کچھ پریشان تھے۔ پریشانی کی کوئی خاص وجہ نہیں تھی۔ بس یوں ہی پریشان تھے۔ ان کا دل کسی بھی کام میں نہیں لگ رہا تھا۔ طبیعت بے چین تھی۔ اُن کی کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کریں کیا نہ کریں؟ انھوں نے سوچا رانی کے پاس چل کر بیٹھیں۔ شاید اس طرح دل بہل جائے۔ یہ سوچتے سوچتے وہ بے خیالی میں رانی کے کمرے میں چلے گئے۔ انھوں نے رانی کو پہلے سے یہ اطلاع بھی نہیں بھجوائی کہ وہ آ رہے ہیں۔

رانی اس وقت اپنی ایک سہیلی کے ساتھ بیٹھی تھی، وہ دونوں آپس میں کچھ باتیں کر رہی تھیں۔ راجا بھوج نے کچھ سوچا نہ سمجھا، سیدھے رانی کی طرف بڑھے اور بے خیالی میں رانی اور اس کی سہیلی کے بیچ جا کھڑے ہوئے۔ رانی کی سہیلی نے راجا کو جو اپنے اتنے قریب دیکھا تو مارے شرم کے دوہری ہوگئی اور لجاتی گھبراتی وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئی۔

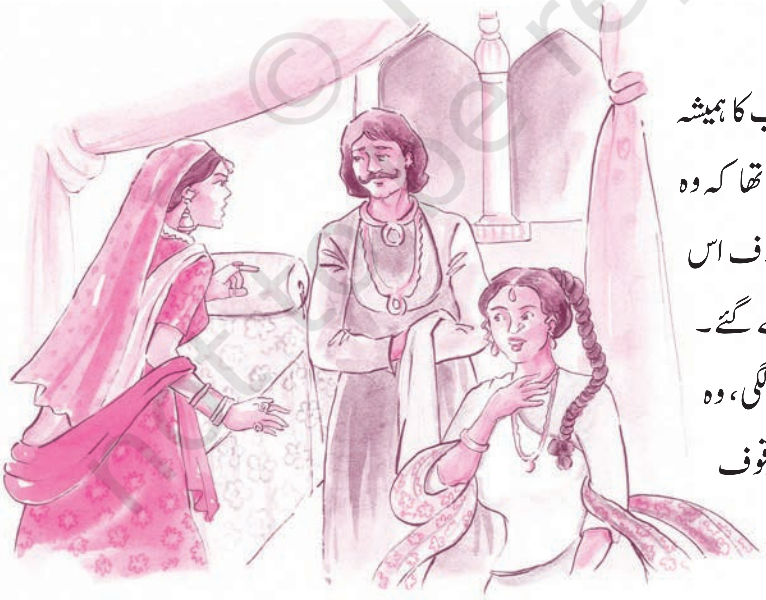

راجا بھوج محل کے آداب کا ہمیشہ خیال رکھتے تھے۔ یہ پہلا موقع تھا کہ وہ اطلاع دیے بغیر، آداب کے خلاف اس طرح اچانک رانی کے پاس چلے گئے۔ رانی کو ان کی یہ بات بہت بُری لگی، وہ اک دم سے بول اُٹھی: ”بے وقوف کہیں کے!“

رانی نے یہ بات کہی تو دھیرے سے تھی لیکن راجا بھوج نے سُن لی۔ وہ جانے کس اُدھیڑ بُن میں تھے کہ اس بات کا مطلب نہ سمجھے۔ ایسی ناگوار بات سُن لینے کے بعد وہ رانی کے پاس نہیں رُکے، سیدھے دربار میں آکر اپنے تخت پر بیٹھ گئے۔

دربار میں بیٹھے بیٹھے وہ سوچنے لگے کہ رانی نے انھیں ایسا کیوں کہا؟ وہ جتنا زیادہ سوچتے جاتے تھے، ان کی اُلجھن اتنی ہی بڑھتی جاتی تھی۔ رانی نے جو بات کہی تھی اُس کی وجہ ان کی سمجھ میں بالکل نہ آئی۔ وہ پہلے سے بھی زیادہ بے چین اور پریشان ہوگئے — پھر تو ان کی یہ حالت ہوگئی کہ اس بات کے علاوہ ان کے دماغ میں کوئی اور بات ہی نہ رہی۔ دربار میں جو کوئی بھی آتا، راجا اُسے دیکھ کر دھیرے سے کہتے — ’’بے وقوف کہیں کے۔‘‘ لیکن یہ بات اس طرح کہتے کہ جسے کہہ رہے ہیں، وہ بھی سُن لے۔

بہت دیر تک یہی ہوتا رہا۔ لوگ آتے رہے اور راجا انھیں ’’بے وقوف کہیں کے‘‘ کہتے رہے۔ درباریوں نے پہلے تو انھیں حیرت سے دیکھا، پھر سب آپس میں کھُسر پھُسر کرنے لگے کہ راجا کو آخر ہو کیا گیا ہے!

کوئی کہتا — ’’راجا کا دماغ چل گیا۔‘‘
کوئی کہتا — ’’راجا پر کچھ سنک سوار ہوگئی ہے۔‘‘
کوئی کہتا — ’’اس کے دماغ پر گرمی چڑھ گئی ہے۔‘‘

اس طرح سارے درباری راجا کی دماغی حالت پر شک کرنے لگے۔ ماگھ پنڈت راجا کی یہ حالت دیکھ کر بہت پریشان ہوئے اور سوچنے لگے، اس بات میں ضرور کوئی بھید ہے۔ لیکن راجا ان سب باتوں سے بے پروا اپنی دُھن میں ہر آنے والے کو ’’بے وقوف کہیں کے‘‘ کہتے جا رہے تھے۔

یکایک سامنے سے کالی داس آتے دکھائی دیے۔ وہ راجا بھوج کے دربار کے سب سے بڑے شاعر تھے۔ راجا اُن کی بہت عزت کرتا تھا۔ سب کی نظریں کالی داس کے چہرے پر جم گئیں کہ دیکھیں راجا کالی داس کو بھی ’’بے وقوف کہیں کے‘‘ کہتے ہیں یا نہیں؟

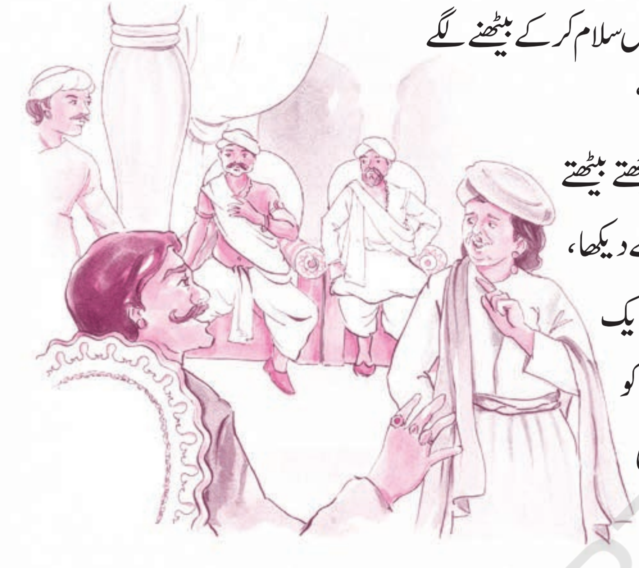

جب کالی داس راجا کے قریب آئے اور انھیں سلام کرکے بیٹھنے لگے تو راجا نے دھیرے سے کہا ”بے وقوف کہیں کے!“ کالی داس نے راجا کی بات سُن لی، وہ بیٹھتے بیٹھتے رُک گئے۔ انھوں نے پہلے تو راجا کی طرف غور سے دیکھا، راجا بہت سنجیدہ نظر آیا۔ پھر انھوں نے درباریوں پر ایک نظر ڈالی۔ سارے درباری خاموش تھے اور ان ہی کو دیکھ رہے تھے۔ کالی داس بھی سنجیدہ ہوگئے۔ تھوڑی دیر تک وہ کچھ سوچتے رہے، پھر بولے:

غلطی ہو مجھ سے تو معاف کرو
راجا جی میرے ساتھ انصاف کرو
رستے کے بیچ میں نے کچھ کھایا نہیں
بے سُر گانا کوئی گایا نہیں
گُزری ہوئی باتوں کی چنتا نہ کی
احسان کرکے جتایا نہ کبھی
دو لوگ کرتے ہوں باتیں جہاں
ان کے بیچ پہنچا نہ بھول کے کبھی
بات میں آپ کی جو بھید ہے گہرا
تو بتلاؤ کیوں کر میں بے وقوف ٹھہرا

اب راجا کی سمجھ میں ساری بات آگئی کہ رانی نے انھیں ”بے وقوف کہیں کے“ کیوں کہا تھا۔ وہ کالی داس کی اس بات پر بہت خوش ہوئے۔

مشق

1۔ پڑھیے اور سمجھیے:

شرم سے دوہری ہونا (محاورہ)	شرم سے جھک جانا، بہت زیادہ شرمانا
آداب	طور طریقے
اُدھیڑ بن	الجھن
ناگوار	ناپسندیدہ، جو گوارا نہ ہو
کھُسر پھُسر کرنا (محاورہ)	چپکے چپکے باتیں کرنا

2۔ سوچیے اور بتائیے:

1۔ راجا بھوج بے خیالی میں کہاں پہنچ گئے؟

2۔ رانی کی سہیلی اچانک کمرے سے کیوں بھاگ کھڑی ہوئی؟

3۔ رانی نے اپنی ناگواری کا اظہار راجا سے کس طرح کیا؟

4۔ رانی کی کہی ہوئی بات کا راجا پر کیا اثر ہوا؟

5۔ درباریوں نے راجا کے بارے میں کیا کہنا شروع کر دیا؟

6۔ کالی داس کی کس بات سے راجا کی سمجھ میں ساری بات آ گئی؟

3۔ نیچے دی ہوئی خالی جگہوں کو بھریے:

1۔ یہ سوچتے سوچتے وہ................میں رانی کے کمرے چلے گئے۔

2۔ راجا بھوج محل کے......................کا ہمیشہ خیال رکھتے تھے۔

3۔ ایسی................بات سن لینے کے بعد وہ رانی کے پاس نہیں رکے۔

4۔ اس طرح سارے درباری راجا کی دماغی حالت پر..................... کرنے لگے۔

5۔ کالی داس راجا بھوج کے دربار کے سب سے بڑے............... تھے۔

4۔ نیچے دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

قریب　الجھن　بھید　شاعر　خوش

5۔ نیچے دیے ہوئے لفظوں کی جمع بنا کر لکھیے:

خیال　موقع　اطلاع　حالت　شاعر　احسان　فکر

6۔ سبق میں لفظ 'فکرمند' استعمال ہوا ہے جس کے معنی ہیں فکر کرنے والا۔ آپ بھی نیچے دیے ہوئے لفظوں کے آخر میں 'مند' لگا کر لفظ بنائیے اور ان کے معنی لکھیے۔

ضرورت　حاجت　عقل　غیرت　دولت　درد

7۔ سبق میں لفظ 'سنجیدہ' استعمال ہوا ہے۔ یہ صفت ہے۔ اس سے لفظ 'سنجیدگی' بنا ہے جو اسم ہے۔ اسی طرح نیچے دیے ہوئے لفظوں کو اسم میں بدل کر لکھیے۔

زندہ　شرمندہ　بندہ　شائستہ　شگفتہ

8۔ عملی کام:

☆ اس کہانی کو اپنے اسکول کے سالانہ جلسے میں استاد کی مدد سے اسٹیج کیجیے۔